السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللھم اجرنی من النار)) کی تحقیق مطلوب ہے؟))

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللھم اجرنی من النار)) یہ دعا جس سند سے مروی ہے آپ نے وہ تو لکھی ہے اوروہ واقعتا سنن ابی داود میں ہے لیکن اس سے پہلے اس دعا کے متعلق جو حدیث سنن ابی داود میں ہے وہ آپ نے نہیں لکھی۔ اس کی سند اس)) طرح ہے۔

((حدثنا اسحاق بن ابارہیم ابوالنضر الدمشقی نا محمد بن شعیب اخبرنی ابوسعید الفلسطینی عبدالرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم انہ اخبرہ عن ابیہ مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث))

یعنی صحابی کا صحیح نام مسلم بن الحارث ہے اوران کے فرزند کانام حارث ہے کتب الرجال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری، امام ابوحاتم الرازی، امام ابوزرعہ الرازی، امام ترمذی، ابن قانع رحمھم اللہ وغیرہ من ائمہ الحدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے نہ کہ مسلم بن الحارث بن مسلم عن ابیہ کواور میزان وغیرہ میں امام دارقطنی نے جسے مجھول کہا ہے وہ مسلم بن الحارث بن مسلم ہے نہ کہ حارث بن مسلم ابن الحارث التیمی اورامام ابن ابی حاتم الجرح والتعدیل میں اس حارث بن مسلم بن الحارث کے متعلق اپنے والد ابوحاتم الرازی سے نقل کرتے ہی کہ انہون نے فرمایا کہ حارث بن مسلم تابعی ہے لیکن اس پر کوئی جرح نہیں فرمائی اورنہ ہی مجھول کہا ہے اورکسی امام نے بھی اسے مجھول نہیں کہا۔

لہذاامام ابوحاتم الرازی جیسے متشدد کی طرف سے اسے تابعی کہنا بتاتا ہے کہ کم ازکم معروف راوی ہے اوراسی حارث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب التاریخ الکبیر میں بھی ذکرکیا ہے اس میں بھی ترجیح اسی کو دی ہے کہ الحارث بن مسلم بن الحارث ہی راجح ہے لیکن امام صاحب نے بھی ان پر کوئی جرح نہیں فرمائی۔

لہذا احقر العباد راقم الحروف کے خیال میں یہ سند کم ازکم حسن ہونی چاہیئے یہی وجہ ہے کہ امام نسائی کی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' کے محقق محشی نے بھی لکھا ہے کہ یہ حدیث ان شاء اللہ حسن ہے۔ مزید تحقیق فی الحال ہمارے علم میں نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر 108

محدث فتویٰ